تَشَهُّد کی اہمیت اور فضیلت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَهُ التَّحِيَّاتُ والطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، النَّبِيُّ الْأَمِينُ، الْمَبْعُوثُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ، وَكُلِّ مَنْ تَبِعَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ:

(**وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا* أُوْلَئِكَ يُجْزَوْنَ الغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلامًا**)[1]

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ : میرے عزیز بھائیواور دوستو! اللہ تعالی نے **التَّحِيَّاتُ:** یعنی **تَشَهُّد** کو بے شمار فضیلت اور بڑی خصوصیات سے نوازا ہے یہ انتہائی متبرک اور عظیم الشان دعا ہے نبئ کریم ﷺ اس کی تعلیم کا خصوصی

(١) الفرقان : ٧٤ – ٧٥ .

اہتمام فرمایا کرتے سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اس حالت میں کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کی دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا مجھے تشہد کی تعلیم فرمائی جس طرح آپ ﷺ قرآن مجید کی سورتیں سکھاتے تھے :« التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»(١).

ادب و تعظیم کے سارے کلمات اللہ ہی کیلئے ہیں اور تمام عبادات اور صدقات اللہ ہی کے واسطے ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں الغرض تشہد کی عظمت وفضیلت کی بنا پر نبیٔ اکرم ﷺ صحابۂ کرام کو اس کی تعلیم فرماتے جس طرح آپ ﷺ قرآن مجید کی سورتوں کی تعلیم کا اہتمام فرمایا کرتے تھے(٢). باری تعالی کا

---

(١) متفق عليه .

(٢) مسلم : ٤٠٣ .

فرمان ہے :(يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ)[1]. (رسول اللہ ﷺ) انکواللہ کی آیتیں پڑھکر سناتے ہیں اور انکو کتاب اور حکمت (کی باتیں) سکھلاتے ہیں

تشہد کا معنی ومفہوم

تشہد کا اہتمام کرنے والو! ایک نمازی قعدہ میں اللہ کے سامنے عاجزی اور تواضع کے ساتھ اس طرح تشہد شروع کرتا ہے « التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ». تعظیم وکبریائی کے سارے کلمات اور ساری قسمیں جو رب ذوالجلال والاکرام کے شایان شان ہیں سب اس کیلئے ثابت ہیں[2] پس عظمت و دوام ہمیشہ کی بادشاہی اور کبریائی اسی پاک ذات کیلئے مخصوص ہے[3] اور تعظیم اور جلالت شان کے سارے اقسام اسی کیلئے ہیں[4] اس کی شان یہ ہے (وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

(١) آل عمران : ١٦٤ .
(٢) فتح الباري لابن حجر (٣١٢/٢) .
(٣) رياض الأفهام في شرح عمدة الأحكام (٤٧٦/٢)
(٤) فتح الباري لابن حجر (٣١٣/٢)

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ)[1]

اس کی کرسی کی وسعت نے آسمان وزمین کو گھیر رکھا ہے اور اس کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی وہ بہت بلند وبرتر ہے. چونکہ اللہ کی تعظیم اور تحیّہ سے ہر نیک عمل کا آغاز کیا جاتا ہے اس لئے تشہد کی ابتداء بھی «التَّحِيَّاتُ» سے ہوئی ہے، تشہد پڑھنے والا اس کے بعد باری تعالی کی اس طرح تعریف بیان کرتا ہے «الصَّلَوَاتِ» یعنی ہر قسم کی عبادت اللہ ہی کیلئی ہے اور وہی اس کا مستحق ہے[2] پس فرائض، نوافل، مالی، بدنی، قولی اور فعلی ہر قسم کی عبادتیں صرف اور صرف اسی ذات کیلئے ہیں اور بندے کیلئے قطعًا جائز نہیں کہ وہ عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرے قرآن کریم اسی حقیقت کا اعلان فرما رہا ہے: (قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ

(١) البقرة : ٢٥٥ .

(٢) فتح الباري لابن حجر (٣١٣/٢) .

وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)[1]. آپ فرماد یجئے کہ بالیقین میری نماز میری ساری عبادات اور میرا جینا مرنا سب خالص اللہ ہی کیلئے ہے، تشہد کا اگلا ٹکڑا ہے «الطَّيِّبَاتِ» یعنی ہر قسم کے پاکیزہ اقوال وافعال اسی کی شان کے لائق ہیں [2] ارشاد قرآنی ہے:(إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ)[3] اچھا کلام اسی تک پہونچتا ہے اور نیک عمل اسی کی طرف بلند ہوتا ہے، اور رب العزت جل شانہ فقط پاکیزہ اعمال وافعال ہی قبول فرماتا ہے فرمان نبوی ہے:« إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا»[4]. بلاشبہ اللہ تعالی پاک ہے پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے

تشہد ہر خیر وبرکت اور سلامتی کو جامع ہے

(١) الأنعام : ١٦٢ .

(٢) فتح الباري لابن حجر (٣١٣/٢).

(٣) فاطر : ١٠ .

(٤) مسلم : ١٠١٥.

تشہد کا اہتمام کرنے والو! اس کے بعد نمازی نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اور آپ ﷺ کی ذات بابرکات حکمت بھری تعلیمات اور پاکیزہ سنتوں کا استحضار اور تصور کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتا ہے اور رحمت وبرکت کی دعا کرتا ہے بلاشبہ آپ ﷺ کی شخصیت رحمتِ کامل اور امن وسلامتی کا مرکز تھی، ہمارے لئے سعادت کی بات ہیکہ ہم آپ پر سلام پیش کریں اور آپ کیلئے رحمت وبرکت کی دعا کر کے اپنے لئے خیروبرکت اور اجروثواب کا ذخیرہ جمع کریں :«السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ». اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں، اس کے بعد تشہد میں ہم اپنے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر اس طرح سلام کریں :« السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ». سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالی کے تمام نیک بندوں پر، نمازی جب یہ دعا پڑھتا ہے تو وہ زمین وآسمان میں رہنے والے تمام بندگانِ خدا تک سلام اور خیر پہونچادیتا ہے فرمان نبوی ہے :« أَصَابَ -بِالْخَيْرِ- كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ، أَوْ

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»[1]. ایک دوسری روایت میں ہے: «فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ»[2]. جب تم نے یہ دعا پڑھ لی تو یقیناً تم نے ملائکہ اور انسان وجنات میں سے [3] زمین وآسمان کے تمام نیک بندوں پر سلام پیش کردیا، پس جس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ نمازیوں کے سلام کا حقدار ہو اور اس عظیم سعادت سے مالامال ہو تو اس کو اللہ کا نیک اور صالح بندہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور اعمال صالحہ کا اہتمام کرنا چاہئے [4]

تشہد میں دعا کا طریقہ بتایا گیا ہے

سامعینِ ذی وقار! تشہد سے ہمیں دعا کرنے کا اور اللہ سے مانگنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے یعنی دعا سے قبل ہم اللہ کی حمد وثنا کریں اسکی پاکی اور کبریائی بیان کریں اور نبیٔ رحمت ﷺ پر درود وسلام پیش کریں اس کے بعد اپنے لئے

---

(١) متفق عليه .

(٢) البخاري : ١٢٠٢ .

(٣) ينظر : المسالك في شرح موطأ مالك (١٦٠/٣)

(٤) فتح الباري لابن حجر (٣١٤/٢)

اپنے اعزاء واقارب اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کریں چنانچہ سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کیلئے اس طرح دعا کی تھی: ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾[1]. اے میرے رب میری میرے والدین کی اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں ان کی اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی مغفرت فرمادے، دعائے تشہد سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہم ہر نماز میں اپنی اور پوری امت مسلمہ کی عافیت اور سلامتی کیلئے دعا کریں اور لوگوں کے درمیان سلام کو عام کریں کیونکہ سلام کی برکت سے معاشرے میں خیر وبرکت اور الفت ومحبت عام ہوتی ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»[2]. کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمھارے

(١) نوح : ٢٨ .

(٢) مسلم : ٩٣ .

درمیان محبت اور تعلق پیدا ہوجائے؟(وہ عمل یہ ہیکہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ،

تشہد کے دوران سبّابہ یعنی شہادت کی انگلی کا اٹھانا مستحب ہے

رفیقانِ گرامی قدر! تشہد کے دوران سبّابہ یعنی شہادت کی انگلی کا اٹھانا مستحب ہے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قعدہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس پر اپنی نظر جمائے رکھتے اور اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے: « لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ». انگشتِ شہادت کا یہ اشارہ شیطان کیلئے لوہے (کے ہتھیار) سے زیادہ سخت اور تکلیف دہ ہوتا ہے، تشہد کی ابتدا ایک پاکیزہ اور عظیم کلمہ یعنی التحیات سے ہوئی ہے جبکہ اس کا اختتام دو عظیم کلمات یعنی شہادتین پر ہوا ہے بلاشبہ توحید ورسالت کی گواہی اجر وثواب جنت میں داخلے اور جہنم سے چھٹکارے کا سبب ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: « مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ»[1]. جوشخص اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو باری تعالی اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دیتا ہے

تشہد کے بعد درود شریف اور دعا

حضراتِ محترم! تشہد پڑھ لینے کے نمازی درود ابراہیمی پڑھتا ہے اس طرح کو مزید اجر وثواب اور خیر وبرکت حاصل ہوتی ہے اس کی بعد اپنے لئے اور اپنی آل واولاد اور پوری امت مسلمہ کی بھلائی اور عافیت کی دعا کرتا ہے اور دین ودنیا کی کامیابی کا سوال کرتا ہے اور اپنی جائز مرادوں میں سے جو چاہتا ہے اللہ تعالی سے مانگتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے :« ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ»[2]. البتہ اُن دعاوں کا پڑھنا افضل اور اولی ہے جو نبیٔ کریم ﷺ سے منقول ہیں اس سلسلے میں مختلف دعائیں حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہیکہ رسول

---

(١) مسلم : ٤٧ .

(٢) مسلم : ٥٥ .

رحمت ﷺ تشہد کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے :« اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دجّال کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے، اسکے بعد :السَّلَامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللَّهِ: کے ذریعے اپنی نماز مکمل کرے اب ذرا ہم اپنے آپ سے سوال کریں کہ کیا ہم تشہد کے مفہوم میں غور وفکر کرکے پورے استحضار اور خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سعی کریں گے ؟ اور اپنے بچوں کیلئے اسوہ اور نمونہ بنکر انکو بھی اس کی ترغیب دیں گے ؟ آخر میں بارگاہ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین: ہمیں اپنی عظمت وکبریائی کا شعور عطا فرما اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت وجلوت میں صبر وشکر کی توفیق عطا فرما اپنے احکام اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما، ہماری زبانوں

کو اپنے ذِکر سے تَر ہمارے اعضا و جوارح کو اپنے احکام کا پابند اور ہمارے قلوب کو اپنی محبت سے معمور فرما تمام ظاہری و باطنی گناہوں اور ہر قسم کی خرافات سے ہماری حفاظت فرما ہمیں اور ہماری اولاد کو علم مطالعہ اور تحقیق کا خوگر بنادے، ہمیں اپنے آباء واجداد اور والدین کا اور ہمارے بچوں کو ہمارا فرمانبردار اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا ،ہم پر باران رحمت نازل فرمانیز نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دوام عطا فرما، ہمارے والدین اعزاء واقارب اور پوری امت مسلمہ کی مغفرت فرما، متحدہ عرب امارات کو علم وثقافت عزت واحترام تعمیر وترقی صفائی وپاکیزگی اور حسن وجمال کا وطن بنا اس وطنِ عزیز کے بانی شیخ زاید اور دیگر مرحومین شیوخ پر رحمت نازل فرما، شیخ خلیفہ کو صحت وعافیت سے نوازدے ، متحدہ عرب امارات اور عالمِ اسلام سمیت پوری دنیا کو امن وامان کا گہوارہ بنا، اس ملک کے حکمراں عوام اور مقیمین کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرما

وفقني الله واياكم لصالح الاعمال

وصلي الله علي سيدنا ونبينا وحبيبنا محمد وعلي آله وصحبه اجمعين وعلي من تبعهم بإحسان الي يوم الدين